

مانع حمل دوائیوں کی خرید و فروخت کا حکم

دارالافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس بارے میں کہ مانع حمل ادویات کی خرید و فروخت کا کیا حکم ہے؟

جواب

مانع حمل ادویات (Birth Control Medicine) کی خرید و فروخت شرعاً جائز ہے، بشرطیکہ ان ادویات کو ناجائز طور پر استعمال کرنے والے کے ساتھ معاونت کی صورت نہ ہو۔ تفصیل اس کی یہ ہے کہ مانع حمل ادویات کا استعمال عزل (جماع میں انزال کے وقت مادہ منویہ باہر خارج کر دینے) کے حکم میں ہے اور بیوی کی رضامندی سے عزل کرنا، جائز ہے، تو مانع حمل ادویات اس جائز مقصد کے لئے بھی استعمال ہو سکتی ہیں اور اس لئے بھی کہ معاذ اللہ کوئی زنا کرتا اور حمل سے بچنا چاہتا ہے، اس لئے یہ ادویات استعمال کرتا ہے تو یہ یقیناً ناجائز مقصد میں معاونت کی صورت ہوگی اور یہ ناجائز ہے، اور شرعی اصول یہ ہے کہ جو چیز فی نفسہ معصیت (گناہ) کے لئے متعین نہیں، بلکہ اس کے جواز و عدم جواز کا مدار استعمال کرنے والوں کے مقصد کے تحت ہو، تو ایسی چیز کا بچنا جائز ہے، بشرطیکہ بچنے والا گناہ میں معاونت کی نیت نہ کرے، پھر اگر خریدنے والا انہیں ناجائز طور پر استعمال کرے، تو یہ اس کا اپنا فعل ہو گا، البتہ اگر بچنے والا بھی گناہ میں تعاون کا ارادہ کر لے، تو ظاہر ہے نیت فاسد کی وجہ سے یہ بھی گناہ گار ہوگا۔ نیز اگر کسی کے بارے میں علم ہو کہ وہ ان ادویات کو ناجائز طور پر ہی استعمال کرے گا، تو ایسے شخص کو بچنا بھی جائز نہیں ہے کہ یہ بھی گناہ میں معاونت کی ایک صورت ہے اور گناہ میں معاونت جائز نہیں اور اس مسئلے کی نظیر افیون کی بیع مسئلہ ہے۔

مانع حمل دوا کا استعمال عزل کے حکم میں ہے۔ جیسا کہ فتاویٰ بحر العلوم میں ہے: ”گنڈوم یا مانع حمل گولیاں یا ایسی تدابیر جس سے استقرار حمل نہ ہو، ہمارے نزدیک عزل ہی کے حکم میں ہیں۔“ (فتاویٰ بحر العلوم، جلد 2، صفحہ 607، مطبوعہ شبیر برادرز، لاہور) اور عزل کے متعلق صحیح مسلم میں سیدنا جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے: ”قال: کنا نعزل علی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فبلغ ذلک نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلم ینھنا“ ترجمہ: آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں عزل کیا کرتے تھے، تو یہ بات نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچی، تو آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہمیں منع نہ فرمایا۔“ (صحیح مسلم، کتاب النکاح، باب حکم العزل، جلد 2، صفحہ 1065، مطبوعہ بیروت)

البتہ تنگی رزق کے خوف سے برتھ کنٹرول کے اسباب اپنانا تعلیمات قرآنیہ کے خلاف ہے۔ جیسا کہ مفلسی کے ڈر سے اولاد کو قتل کرنے کے متعلق ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿وَلَا تَقْتُلُواْ اَوْلَادَکُمْۢ خَشِیۡۃَ اِمْلَاقٍ ؕ نَحْنُ نَرِزُقُہُمْ وَاِیَّاکُمْ ؕ اِنَّ قَتْلَہُمْ کَانَ

خَطَا كَبِيرًا﴾ ترجمہ کنزالایمان : اور اپنی اولاد کو قتل نہ کرو مفسی کے ڈر سے ہم تمہیں بھی اور انہیں بھی روزی دیں گے، بیشک ان کا قتل بڑی خطا ہے۔“ (پارہ 15، سورۃ بنی اسرائیل، آیت 31)

فتاویٰ بحر العلوم میں رزق کی تنگی وغیرہ اعذار کے پیش نظر عزل اور مانع حمل ادویات کے استعمال کے متعلق سوال ہوا، تو ارشاد فرمایا : ”(کفار) عرب کے ماحول کے پیش نظر اور زندگی کی آسائشوں کے نایابی کے پیش نظر آبادی پر کنٹرول کرنے کے خیال سے اپنی قوم کے بچوں کو زندہ درگور کر دیا کرتے تھے۔ قرآن عظیم میں ان کے اس غلط تصور کی تردید کی گئی ہے : ﴿وَلَا تَقْتُلُوا أَوْلَادَكُمْ خَشْيَةً إِمْلَاقٍ ۖ نَحْنُ نَزَرُكُمْ وَإِيَّاكُمْ ۖ إِنَّ قَتْلَهُمْ كَانَ خِطَاً كَبِيرًا﴾ اپنے بچوں کو تنگی رزق کے ڈر سے قتل نہ کرو، رزق کے کفیل تم نہیں ہو، ہم ہیں، توجو شخص روزی، کپڑا، مکان کی تنگی کے خیال سے آبادی کے کنٹرول کے حق میں ہے، وہ بر خود غلط۔۔۔ (اور اگر) موثر حقیقی اللہ تعالیٰ کو مانیں اور عالم کا نگہداشت اور اس کے رزق کا کفیل پرودگار کو جانے اور عالم اسباب میں ان اسباب و ذرائع کو محض انسانی تدبیر تصور کریں، جو اس کے حکم تقدیر کے تابع ہیں اور ضبط تولد کے جائز طریقے اختیار کریں، تو اس میں کوئی حرج نہیں، یہ ایک مباح فعل ہے۔“ (فتاویٰ بحر العلوم، جلد 2، صفحہ 606، شبیر برادرز، لاہور)

جو چیز معصیت کے لئے متعین نہیں، بلکہ اس کے جواز و عدم جواز کا مدار استعمال کرنے والوں پر ہو، اسے بیچنا جائز ہے، بشرطیکہ معصیت میں تعاون کی صورت نہ بنے۔ جیسا کہ افیون بیچنے کے متعلق امام اہلسنت رحمۃ اللہ علیہ سے سوال ہوا، تو جواباً ارشاد فرمایا : ”افیون نشہ کی حد تک کھانا حرام ہے اور اسے بیرونی علاج مثلاً ضماد و طلاء میں استعمال کرنا یا خوردنی معجونوں میں اتنا قلیل حصہ داخل کرنا کہ روز کی قدر شربت نشہ کی حد تک نہ پہنچے، تو جائز ہے اور جب وہ معصیت کے لئے متعین نہیں، تو اس کے بیچنے میں حرج نہیں مگر اس کے ہاتھ جس کی نسبت معلوم ہو کہ نشہ کی غرض سے کھانے یا پینے کو لیتا ہے، لان المعصية تقوم بعينها فكان كبيع السلاح من اهل الفتنة، کیونکہ معصیت اس کے عین کے ساتھ قائم ہے، تو اس کا معاملہ اہل فتنہ کو ہتھیار بیچنے کی طرح ہے۔“ (فتاویٰ رضویہ، جلد 23، صفحہ 574، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

فتاویٰ امجدیہ میں ہے : ”افیون کا کھانا ناجائز، مگر جبکہ دوا میں اتنی قلیل ملائی گئی کہ اس دوا کے کھانے سے حواس پر اثر نہ ہو، تو جائز ہے۔۔۔ لہذا اس کی بیع و شراء (خرید و فروخت) جائز ہے، البتہ اسکی بیع ایسے شخص سے کرنا جو اسے ناجائز طور پر کھاتا ہو، ممنوع ہے کہ معصیت (گناہ) پر اعانت (مدد کرنا) ہے۔“ (فتاویٰ امجدیہ، جلد 2، حصہ 3، صفحہ 182 تا 183، دارالعلوم امجدیہ، کراچی)

وقار الفتاویٰ میں ہے : ”مانع حمل دواؤں کو فروخت کرنا، جائز ہے۔“ (وقار الفتاویٰ، جلد 3، صفحہ 122، بزم وقار الدین، کراچی) اور گناہ میں کسی طرح کی معاونت بھی گناہ ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے : ﴿وَلَا تَعَاوُنُوا عَلَى الْإِثْمِ وَالْعُدْوَانِ ۚ وَاتَّقُوا اللَّهَ ۖ إِنَّ اللَّهَ شَدِيدُ الْعِقَابِ﴾ ترجمہ کنزالعرفان : اور گناہ اور زیادتی پر باہم مدد نہ کرو اور اللہ سے ڈرتے رہو، بیشک اللہ شدید عذاب دینے والا ہے۔“ (پارہ 6، سورۃ المائدہ، آیت 2)

وَاللَّهُ أَعْلَمُ عَزَّ وَجَلَّ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

مجیب: مولانا محمد علی عطاری مدنی

فتویٰ نمبر: Pin-6820

تاریخ اجراء: 30 محرم الحرام 1443ھ / 08 ستمبر 2021ء



Dar-ul-Ifta Ahlesunnat (Dawat-e-Islami)



www.fatwaqa.com



[daruliftaahlesunnat](https://www.facebook.com/daruliftaahlesunnat)



[DaruliftaAhlesunnat](https://www.youtube.com/DaruliftaAhlesunnat)



[Dar-ul-ifta AhleSunnat](https://play.google.com/store/apps/details?id=com.daruliftaahlesunnat)



feedback@daruliftaahlesunnat.net